تحقیق وتنقید

محدثین کرام کی توقیتِ غزوات کا ایک تجزیہ

پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ کے مطالعہ کے ذیل میں محدثین کرام اور سیرت نگاروں کا اختلاف اب حقیقتِ واقعہ سمجھا جانے لگا ہے۔ متعدد جدید سیرت نگاروں نے بھی یہ اصول تسلیم کرلیا ہے کہ سیرتِ نبوی کے کسی الیتوع پر روایاتِ حدیث اور اخبارِ سیرت میں اختلاف و تصادم کی صورت میں روایاتِ حدیث کو ترجیح دی جائے گی[۱] دوسری طرف اتنے ہی یا ان سے زیادہ سیرت نگار ایسے ہیں جو ہر حال میں روایاتِ سیرت کو ترجیح دیتے ہیں کبھی بالواسطہ طور سے اور کبھی روایاتِ حدیث کا حوالہ دیئے بغیر[۲] البتہ کچھ ایسے قدیم وجدید اہلِ قلم ہیں جو دونوں نوع کی روایات میں تقابلی مطالعہ کرتے ہیں اور تاریخی واقعات اور روحِ سیرت کے مطابق اور صدق تحریر کی خاطر جس کو صحیح سمجھتے ہیں ترجیح دیتے ہیں۔ اس الزام کی پرواہ کیے بغیر کہ وہ محدثین کرام کی مرویات کے خلاف جانے کی جراءت رندانہ کرتے ہیں[۳]

قدیم وجدید سیرت نگاروں نے اپنے اپنے ذوق، رجحان اور فکر کے موافق متعدد کتابیں تحریر کی ہیں جن میں دونوں قسم کی روایتوں کو جا بجا پیش کر کے تطبیق، ترجیح اور تلفیق کا کام کیا ہے مگر انھوں نے یا دوسرے اہلِ قلم نے محدثین کرام اور اہلِ سیر مغازی کی روایات و احادیث کا تقابلی مطالعہ اور تنقیدی تجزیہ نہیں کیا ہے۔ خاص طور سے سیرتِ نبوی سے متعلق روایاتِ محدثین کا[۴] اور جب تک ایسا تجزیہ نہ کیا جائے حقیقت کا پتہ لگانا مشکل ہے یہ مقالہ شاید نصیب ہیچمدان میں لکھی گئی تھی۔ اس مطالعہ میں حدیث وسیرت کی روایات کا تقابلی مطالعہ مختلف فصول میں کیا گیا ہے: اول بحث غزوات وسرایائے نبوی کی توقیت پر ہے، دوسری بحث ان کی ترتیب سے متعلق ہے، تیسری بحث میں واقعاتِ غزوات وسرایا کا تجزیہ ہے۔ ان تمام مباحث میں توجہ پوری طرح محدثینِ کرام کی روایاتِ مغازی پر مرکوز رکھی گئی ہے اور اہلِ سیر سے یا ان کی روایات سے موازنہ ومقارنہ نہیں کیا گیا ہے کہ وہ ایک دوسرا وسیع مبحث ہے۔